OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:2, Issue: 2, 2017
DOI: 10.12816/0041893, PP: 117-129

مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) میں سورۃ التوبہ کی تفسیر میں وارد موضوع احادیث کا علمی مطالعہ

Fabricated Aḥadith in Tafseer of Surah Al-Taubah in Mafatiḥ -al-Ghayb (The Keys to Unknown): A critical Analysis

Farida Begham
PhD Scholar, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan

Abstract

Mafatiḥ - al- Ghayb (The Keys to Unknown) by Imam Fakhr-ul-Din-Al Rāzi (born 544-606, Ray Iran – died 1149- 1209, Iran) is a well known classical scholarly commentary of the Qur'ān, written in Arabic. The exegesis of Imam Rāzi explain each passage of the Qur'ān by mentioning reports and narration (athar from the prophet, his companions (sahabah) and the immediate generations following the companions (Tabi'un). Imam Al Rāzi accumulated a big treasure of explanatory tradition which is extracted from many books. He compiled all the reports and narrations that he could gather for each particular passage without concentrating on their authenticity which resulted in compilation of many weak, unauthentic and even fabricated reports chipped into his tafsir on which he kept silent. tafsir. The present article critically analysis the tafsir portion from Surah al Taubah and discusses the fabricated reports detected during the investigation.

Keywords: *Mafatiḥ al Ghayb, Imam Rāzi, Tafsir*

موضوع کی تعریف

لغوی تعریف: یہ لفظ موضوع لغت میں وَضَعَ ، یضَعُ، وضع الشیئ سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے گرادیا، مٹادیا، ساقط کیا[1] "وضع الجنایة عنه" یعنی اس نے اس سے جرم ساقط کیا، افتراء، گھڑنا، جھوٹ "وضع فلان القصة" فلاں نے اپنی طرف سے قصہ گھڑا۔

موضوع روایت کو موضوع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے رتبے سے گر جاتی ہے اور پستیوں میں چلی جاتی ہے۔

اصطلاحی تعریف: محدثین کی اصطلاح میں موضوع سے مراد وہ بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ، جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ الموضوع هو المختلق المصنوع [2]

ملا علی قاریؒ اور ابن ملقن نے خبر موضوع کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

الموضوع هو المختلق المصنوع و شرّ الضعیف"[3]

CC BY

موضوع من گھڑت، بناوٹی، روایت کا نام ہے اور یہ ضعیف کی بد ترین شکل ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر افتراء اور جھوٹ باندھنا بد ترین گناہ ہے جو سخت ترین سزا کا موجب ہے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من کذب علی فلیتبوأ مقعده من النار"[4]

وضع حدیث کی ابتداء اور اسباب:

جس قدر عہد نبویؐ سے دوری ہوتی چلی گئی فتنہ و فساد اور ہوس زور پکڑتے گئے ابھی ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی روایتیں منسوب کی جانے لگیں اگر پہلی صدی ہجری میں ہی اس کا سد باب نہ کیا جاتا تو اسلام کا سارا ایوان سر بسجود ہو کر رہ جاتا گویا شروع ہونے کے ساتھ ہی اسلام کی تاریخ ہمیشہ کے لئے اس وقت ختم ہو جاتی۔

عہد عثمانی کے آخری سالوں میں غلط، بے سروپا اور بے بنیاد روایتوں کا سیلاب مسلمانوں میں بہا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر ﷺ کے متعلق اپنی ذاتی معلومات کی اشاعت سے اس طوفان کا مقابلہ مناسب خیال فرمایا آپ لوگوں سے خطاب کرکے فرمایا کرتے تھے: "حدثوا النّاس بما يعرفون ودعوا ما ينكرون"[5]

"اپنی باتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو جنہیں جانتے پہچانتے ہو اور جنہیں نہیں پہچانتے ہو انہیں چھوڑ دو"۔

ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حدیثیں گھڑی جانے لگیں اور بڑی مضحکہ خیز قسم کی چیزیں مشہور کر دی گئیں اس کی ایک مثال عبد الکریم بن ابی العوجا کی ہے۔ یہ شخص خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں گرفتار ہوا۔ یہ شخص جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر لوگوں کو بیان کرتا۔ عدالت سے اسے سزائے موت ہوئی اس نے خود اعتراف کیا کہ اس نے چار ہزار حدیثیں گھڑ کر لوگوں میں پھیلادی ہیں۔[6]

محدثین کرام ان احادیث کو روایت اور درایت کی چھلنی میں چھان کر نکال دیتے ہیں کہ کیا چیز صحیح ہے اور کیا چیز غلط ہے ایسے ماہر فن محدثین موجود تھے جو کھوٹے اور کھرے کو الگ الگ کر دیتے۔

اس صورت حال کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا چنانچہ اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت منقول ہے کہ " قال رسول الله ﷺ سيكون فى آخر امتى أناس يحدثونكم ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم"7

آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، پس تم ان سے بچ کر رہنا"۔

کسی بھی چیز کو محفوظ رکھنے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں اور انسانی ذہن و دماغ میں آسکتے ہیں وہ سارے کے سارے سنت کو اور ارشادات رسول اللہ ﷺ کو محفوظ رکھنے کے لئے محدثین کرام نے اختیار کئے اور ان سب ممکن طریقوں سے محفوظ ہو کر علم حدیث مرتب و منقح ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔ ذخیرہ احادیث سے جعلی اور من گھڑت روایات کی نشاندہی، ان کی جانچ پڑتال ایک دشوار، کھٹن اور دقت طلب کام تھا جو محدثین کرام کی شبانہ روز محنت، خدمت اور والہانہ عقیدت سے ممکن ہوا۔

جن محدثین کرام نے پوری زندگی علم حدیث میں گزاری اور سالہا سال شب و روز حدیث کا مطالعہ کیا انہیں اس والہانہ عقیدت سے ایک بصیرت اور ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس سے وہ یہ اندازہ کر لیتے کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں ہو سکتی۔ ان کو حدیث کی صحت و سقم کا اندازہ اس جوہری کی طرح ہو جاتا جو ایک پتھر کو دیکھ کر اس کے ہیرا اور زخرف ریزہ ہونے کا

اندازہ کرلیتا ہے۔

صحیح اور ضعیف روایت کے بارے میں علقمہؓ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے:

"إن من الحديث حديثا ضوء كضوء النهار، تعرفه وانّ من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره"[8]

"حدیثوں میں سے بعض حدیثیں ایسی ہیں کہ ان کی روشنی دن کی روشنی کے مانند پہچانی جاتی ہیں اور ان ہی حدیثوں میں بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ جن کی تاریکی رات کی تاریکی جیسی ہے جس سے تم مانوس نہ ہوگے"۔

تفسیر "مفاتیح الغیب" اور موضوع احادیث:

امام فخر الدین رازیؒ کی تفسیر "مفاتیح الغیب" بڑی جامع تفسیر ہے۔انہوں نے اپنی اس تفسیر میں احادیث ،اِثار اور اسلاف کے اقوال کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے لیکن ان احادیث واِثار اور اقوال کی نقل میں سند کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ اکثر مقامات پر راوی اور کتاب کا نام بھی ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان روایات کی صحت و عدم صحت پر کوئی کلام کیا ہے۔اس وجہ سے متعدد ضعیف اور موضوع احادیث بھی اس تفسیر میں جمع کی گئیں۔اس طرح امام رازیؒ نے ایک ایک آیت کی تفسیر میں منقول متعدد احادیث و روایات کو جمع کیا۔اور صحیح ،ضعیف اور موضوع کو جانچنے کی ذمہ داری بعد میں آنے والے علماء و محققین کے ذمہ چھوڑ دیا۔اب ان احادیث اور روایات کی تحقیق جرح و تعدیل اور تصحیح و تضعیف کے اصولوں کے مطابق کی جائے۔

اس سلسلے میں کی گئی کاوش زیر نظر مقالہ بھی ہے جس میں سورۃ التوبہ کی تفسیر میں موضوع روایات کی تحقیق کی گئی ہے اور چھان بین کے بعد جن احادیث میں وضعِ حدیث کی علتیں پائی گئیں ان کو اس مقالہ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ "مفاتیح الغیب" کا مطالعہ کرنے والے ان احادیث کے بارے میں جان سکیں اور کسی غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

حدیث نمبر 1:

"من أسرج فی مسجد سراجا، لم تزل الملائكة وحملة العرش يستغفرون له ما دام فی المسجد ضوءه"[9]

"جس نے مسجد میں چراغ روشن کیا تو عام فرشتے اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے اس کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتے ہیں جب تک مسجد میں چراغ کی روشنی ہوتی ہے"۔

سند حدیث پر کلام:

یہ روایت الزیلعی کی کتاب "تخریج احادیث الکشاف" میں یوں مروی ہے:

"قلت هكذا ذكره المصنف موقوفاً وهو مرفوع رواه أبو الفتح سليم بن أيوب الرازي الفقيه الشافعي في كتابه الترغيب من طريق الحارث بن أبي أسامة حدثنا إسحاق بن بشر، ثنا أبو عامر الأسدي مهاجر بن كثير، عن الحكم بن مصقلة العبدى عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ "[10]۔یہ سند تین راویوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

اس سند میں پہلا مجرح راوی" اسحاق بن بشر "ہے۔ابو حاتم الرازی اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں فرماتے ہیں:

"إسحاق بن بشر الكاهلي كان يكذب يحدث عن مالك وأبي معشر بأحاديث موضوعة"[11]

"اسحاق بن بشر جھوٹ بولتا تھا وہ مالک بن اِنس اور ابو معشر سے موضوع اِحادیث بیان کرتا ہے"۔

دوسرا مجروح راوی" مہاجر بن کثیر "ہے اس کے بارے میں ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

" مهاجر بن كثير عن الحكم بن مصقلة قال أبو حاتم متروک الحديث انتهی و كذا قال الأزدی"[12]

"مہاجر بن کثیر حکم بن مصقلہ سے روایت بیان کرتا ہے جس کو ابو حاتم اور ازدی نے متروک الحدیث کہا ہے"۔

تیسرا راوی "الحکم بن مصقلہ "ہے جو متہم بالکذب ہے اور انس بن مالک سے روایت کرتا ہے۔الأزدی نے انہیں کذاب بتایا ہے امام ذہبیؒ نے امام بخاریؒ کے حوالے سے بتایا" عنده عجائب" اور ان سے درج ذیل موضوع روایت بھی بیان کی ہے۔

"وقال البخارى : الحكم بن مصقلة العبدى عنده عجائب ،ثم ذكر له البخارى حديثا موضوعا، لكن فيه اسحاق بن بشر ، فهو الآفة ،فقال: حدثنى عبد الله ،حدثنا اسحاق بن بشر ،حدثنا مهاجر بن كثير ،عن الحكم عن أنس مرفوعا: من أسرج فى مسجد لم تزل حملة العرش يستغفرون له، ومن أذن سبع سنين محتسبا حرم الله لحمه ودمه على دواب الارض أن تأكله فى القبر"[13]

اسی طرح کی ایک اور روایت امام طبرانیؒ نے "مسند الشامیین" میں درج ذیل سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

أخبرنا خير بن عرفة، ثنا هانئ بنُ المتوَكل، ثنا خالد بن حميد، عن مسلمة بن على عن عبد الله بن مروان عن نعمة بن دفين عن ابيه عن على بن ابى طالب رضى الله عنه ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" من علق قنديلا فى مسجد صلى عليه سبعون الف ملک و استغفروا له ما دام ذلک القنديل يقد---"[14]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں قندیل (چراغ) لٹکائی، ستر ہزار فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور جب تک وہ قندیل روشن رہی وہ اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔۔۔"

سند حدیث پر کلام:

طبرانیؒ سے یہ روایت مسند الشامیین میں بسند خیر بن عرفۃ، ہانی بن متوکل، خالد بن حمید، مسلمہ بن علی، عبد اللہ بن مروان، نعمۃ بن دفین ، وہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔اس روایت کی تخریج ابن عراق کنانی نے اپنی کتاب "تنزيه الشريعة المرفوعة" اور اسماعیل بن محمد العجلونی نے "كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على السنة الناس" میں کی ہے۔[15]

یہ روایت متن کے لحاظ سے درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی زندگی سے ہمیں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ انھوں نے کبھی مسجد میں چراغ روشن کیا ہو۔اگر یہ عمل یا قول رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوتا تو صحابہ اس فضیلت کے حصول کے لئے ضرور کوشش کرتے اور تاریخ میں اس کی کئی مثالیں ہوتیں۔ابن عراق کنانی نے " تنزيه الشريعة المرفوعة " میں امام ذہبیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے کہا ہے : "قال الذهبى و علمنا بطلان هذا بأن النبى ﷺ مات ولم يوقد فى حياته فى مسجده قنديلا ولا بسط فيه حصيرا ولو كان قال لأصحابه هذا لبادروا الى هذه الفضيلة والله اعلم"۔[16]

یہ روایت ایک دوسری سند سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے :

"محمود بن سنجر قال نا عمر بن صبح العبسى قال نا عاصم بن سليمان الكوفى عن برد بن سنان عن مكحول عن الوليد بن العباس عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله ﷺ " من بنى مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة ومن علق قنديلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يطفا ذلك القنديل ومن بسط فيه حصيرا صلى عليه سبعون الف ملك حتى تنقطع ذلك الحصير----" [17]

یہ سند دو متہم بالکذب راویوں کی وجہ سے موضوع ہے ایک مجروح راوی "عمر بن صبح "ہے جس کے بارے میں محمد بن

علی الشوکانیؒ اپنی کتاب " الفوائد المجموعة فى الأحاديث الموضوعة" میں لکھتے ہیں:

" فى أسناده عمر بن صبح كذاب "[18]

" اس کی سند میں عمر بن صبح جھوٹا ہے۔"

اس سند میں دوسرا متہم بالکذب راوی " عاصم بن سلیمان " ہے جو کہ عمر بن صبح کا شیخ بھی ہے۔ابن الجوزیؒ اپنی کتاب "العلل المتناهيه فى الأحاديث الواهية" میں الفلاس کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"هذا حديث لا يصح قال الفلاس كان عاصم بن سليمان يضع الحديث و قال النسائى متروک و قال الدار قطنى كذاب"۔[19]

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے الفلاس کہتے ہیں کہ عاصم بن سلیمان احادیث وضع کرتا تھا۔امام نسائی نے انہیں متروک اور امام دار قطنی نے کذاب کہا ہے"۔اس طرح یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے۔"

حدیث نمبر:2

"من صام يوماً من أشهرالله الحرم كان له بكل يوم ثلاثون يوماً"[20]

"جس نے حرم کے مہینوں میں ایک دن روزہ رکھا اس کے لئے ہر دن کے بدلے تیس دن کا ثواب ہے"۔

سند حدیث:

یہ روایت درج ذیل سند اور الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

"محمّد بن رزين بن جامع المصرى ابو عبد الله المعدل،حدثنا اله يثم بن حبيب ،عن سلام الطويل عن حمزة الزيات ،عن ليث بن ابى سليم عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ " من صام عرفة كان له كفارة سنتين ، ومن صام يوماً من المحرم فله بكل يوم ثلاثون يوماً"۔[21]

"جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے لئے دو سال کا کفارہ ہے اور جس نے حرم کے مہینوں میں ایک دن روزہ رکھا اس کے لئے ہر دن کے بدلے تیس دن کا ثواب ہے"۔

سند حدیث پر کلام:

امام طبرانیؒ نے یہ روایت "المعجم الصغیر" میں الہیثم بن حبیب عن سلام الطویل، عن حمزۃ الزیات ، عن لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔

اس میں دو راوی متہم بالکذب ہیں اور ایک راوی ضعیف ہے ان علتوں کی وجہ سے یہ روایت موضوع اور نا قابل اعتبار ہے۔

پہلی علت:

پہلا مجروح راوی "الہیثم بن حبیب" ہے جن کے بارے میں امام ذہبیؒ نے کہا ہے کہ اس کی روایت باطل ہے اور متہم بالکذب ہے۔جب کہ امام ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔[22]

دوسری علت:

دوسرا مجروح راوی "سلام الطویل " ہے۔ان کا پورا نام سلام بن سلیم التمیمی الطویل ہے۔ یحیٰی بن معین نے اس کے بارے میں کہا ہے:

" سلام الطويل ضعيف ولا يكتب حديثه ، قال وسمعت احمد بن حنبل يقول سلام الطويل منكر الحديث"۔

امام نسائیؒ نے متروک الحدیث کہا ہے۔[23]

تیسری علت:

لیث بن ابی سلیم ہے ابن حبانؒ فرماتے ہیں وہ آخری عمر میں روایتوں میں اختلاط کرتا تھا یہاں تک کہ اُسے خود پتہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کیا بیان کرتا ہے۔اسی طرح اسانید کو بھی الٹ پلٹ اور خلط ملط کر دیتا تھا۔اور اُسے ثقات کی طرف سے بیان کرتا جس کی وجہ سے اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔ان کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:"ضعيف الحديث جداً كثير الخطأ۔" یحییٰ بن معین فرماتے ہیں "وہ ضعیف راوی ہے"۔[24]

حدیث نمبر:3

"جبلت القلوب على حب من أحسن اِليها ، وبغض من أساء اِليها" [25]

"دلوں کو احسان کرنے والے سے محبت اور ان سے برائی کرنے والے سے بغض کی جبلت پر پیدا کیا گیا۔"

مسند الشہاب میں اس روایت کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

"من طريق حسن بن عبد الله بن سعيد العسكرى ،حدثنى احمد بن اسحاق التمار ،عن زيد بن اخزم ،عن ابن عائشة عن مُحَمَّد بن عبد الرحمٰن رجل من قريش قال كنت عند الأعمش فقيل: ان الحسن بن عماره ولى المظالم، فقال الأعمش يا عجباً من ظالم ولى المظالم ما للحائک من الحائک و المظالم؟ فخرجتُ فأتيت الحسن بن عمارة فأخبرته فقال: عليّ منديل و أثواب فوجه بها اليه فلما كان من الغد بكرت الى الأعمش فقلتُ: أجرى الحديث قبل أن يجتمع الناس يعى:فأجريت ذكره، فقال: بخٍ بخٍ، هذا الحسن بن عمارة زان العمل و ما زانه ، فقلت : بالأمس قلتُ ما قلتَ قال: واليوم تقول هذا، فقال دع هذا عنک ، حدّثنى خيثمة عن عبد الله أن النبي ﷺ قال: جبلت القلوب على حب من أحسن اِليها، و بغض من أساء اليها"۔[26]

ابو نعیم اصفہانیؒ نے دوسری سند سے نقل کیا ہے:

" مُحَمَّد بن عبيد بن عتبه،حدثنا بكار بن الأسود ،قال: حدثنا اسماعيل الخياط ،عن الأعمش ،قال: بلغ الحسن بن عمارة أن الأعمش ،وقع فيه فبعث اِليه بكسوة فلما كان بعد ذالک مدحه الأعمش، فقيل له كيف تذمه ؟ فقال: اِن خيثمة حدثنى عن ابن مسعود أن "جبلت القلوب---أساء اِليها"۔[27]

یہ روایت اعمش سے مرفوعاً اور موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

القتنی نے "الموضوعات" میں لکھا ہے:

" روى مرفوعاً و موقوفاً على الأعمش كلاهما باطل"۔[28]

ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

" هذاالحديث لا يصح عن رسول الله ﷺ فان اسماعيل الخياط مجروح"۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں: كتبتُ عنه ثم حدث بأحاديث موضوعة فتركناه"۔ **میں اس سے حدیث نقل کرتا تھا لیکن پھر اس**

نے موضوع احادیث بیان کرنا شروع کیں تو میں نے اس سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دیا "۔ یحیٰی بن معین نے کذاب کہا ہے۔امام بخاریؒ ،امام مسلمؒ ،امام نسائیؒ اور دار قطنیؒ نے متروک کہا ہے۔ابن حبان کا کہنا ہے: وہ ثقات سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے۔لہٰذا اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔[29]

حدیث نمبر: 4

"الإيمان نصفان نصف صبر و نصف شكر" [30]

امام بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں بطریق مسلم بن ابراہیم عن العلاء بن خالد القرشی عن یزید الرقاشی عن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے:

"مسند الشهاب: بسند عتبه بن السكن عن العلاء بن خالد عن يزيد الرقاشى عن أنس رضى الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ --- "

یہ روایت دو علتوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

پہلی علت:

ایک مجروح راوی عتبہ بن السکن ہے۔اسے امام دار قطنیؒ نے متروک الحدیث اور منکر الحدیث کہا ہے۔امام ابن حبانؒ کے مطابق خطا کا شکار ہے اور ثقہ راویوں کے خلاف کرتا ہے۔امام بیہقیؒ کے مطابق موضوع احادیث سے منسوب ہے۔[31]

دوسری علت:

دوسرا مجروح راوی یزید بن ابان الرقاشی ہے۔اسے امام نسائیؒ نے متروک کہا ہے۔ابن ابی حاتمؒ نے ضعیف کہا ہے۔

یحیٰی بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

" هو رجل صالح لكن حديثه ليس بشيئ"۔

عبد الرحمٰن کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد سے یزید الرقاشی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا:

"كان واعظاً بكاء كثير الرواية عن أنس بما فيه نظر، صاحب عبادة وفي حديثه ضعة"

امام بن حبان فرماتے ہیں یزید بن ابان شب زندہ دار اور نیک آدمی تھے مگر حدیث سے ناواقف تھے اس لئے ان کی روایت ليس بشيئ ہوتی ہے۔[32]

حدیث نمبر: 5

"هو قصر في الجنة من اللؤلؤ، فيه سبعون دارا من ياقوتة حمراء، في كل دار سبعون بيتا من زمردة خضراء، في كل بيت سبعون سريرا، على كل سرير سبعون فراشا، على كل فراش زوجةٌ من الحورِ العين، في كل بيت سبعون مائدة، على كل مائدة سبعون لونا من الطَّعامِ، وفي كل بيت سبعون وصيفة، يعطى المؤمن من القوة في غداة واحدة ما يأتي على ذلك أجمع"۔[33]

" یہ جنت میں موتیوں کے محل ہیں جس میں سرخ یاقوت کے ستر گھر ہیں ہر گھر میں ستر کمرے سبز زمرد کے ہیں اور ہر کمرے میں ستر چارپائیاں ہیں اور ہر چارپائی پر ستر گدے اور ہر گدے پر ایک بیوی حور کی صورت میں ہوگی۔اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان اور ہر دستر خوان پر ستر اقسام کے کھانے ہوں گے۔اور ہر گھر میں ستر لونڈیاں ہوں گی۔اور ہر صبح مومن کو اتنی قوت دی جائے گی کہ وہ ان کے ساتھ جماع کر سکے"۔

سند حدیث:

"حدثنا عبد الوهاب بن رواحة قال: حدثنا ابو كريب قال: حدثنا اسحاق بن سليمان ،عن جسر بن فرقد ،عن الحسن قال: سألت عمران بن حصين و أباهريرة عن آية من كتاب الله عن قوله(وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ) [34]فقالا: على الخبير سقطت، سألنا رسول الله ﷺ فقال هو قصر------على ذلک أجمع"-(لم يروى هذاالحديث عن الحسن الا جسر بن فرقد) " [35]

سند حدیث پر کلام:

سند میں مجروح راوی جسر بن فرقد ابو جعفر القصاب ہے جن کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا ہے "لیس بذاک" ابن معین نے کہا ہے" لیس بشیئ ولا یکتبه‌حدیثه" امام نسائی اور الدار قطنی نے ضعیف کہا ہے۔ امام ابن حبان نے کہا ہے"کان ممن غلب علیه القشف حتی أغضی عن تعهدا لحدیث فأخذ بھم اِذا روی و یخطئی اِ ذا حدث خرج عن عدالة"۔ [36]

ابن الجوزی نے کہا ہے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے گھڑ لی گئی ہے:" هذاالحديث موضوع على رسول الله ﷺ وفی اسناده جسر"۔علامہ ابن عدی کے مطابق ان کی روایات غیر محفوظ ہیں۔ [37]

حدیث نمبر:6

"نحن نحكم بالظاهر"

اس کے صحیح الفاظ یہ ہیں:

" أمرت أن أحكم بالظاهر والله تولى السرائر"[38]

یہ کلام صحیح ہے لیکن حدیث نہیں ہے معروف کتب حدیث اور اجزاء الحدیث میں نہیں ملی مزنی اور دوسرے ماہرین فن نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے امام سیوطیؒ نے اس کو امام شافعیؒ کا کلام قرار دیا ہے:

"لا وجود له فی کتب الحديث المشهورة ولا الأجزاء المنشورة وجزم العراق بأنه لا اصل له وكذا أنكره المزی وغيره، وهوكلام صحيح لكنه لس بحديث"-[39]

اس سے بہتر انداز میں یہ مفہوم اس حدیث میں آیا ہے:

"لن أومر أن أنقب عن قلوب الناس"[40]

" مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں نقب کروں"۔

حاصل بحث:(Conclusion)

امام فخر الدین الرازیؒ نے اپنی تفسیر "مفاتیح الغیب" میں ایک ایک آیت کی تفسیر میں منقول متعدد احادیث و روایات کو جمع کیا لیکن ان احادیث و روایات کی نقل میں سند کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

اکثر مقامات پر راوی اور کتاب کا نام بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

روایات کی صحت و عدم صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے روایت باللفظ کی بجائے روایت بالمعنی کو ترجیح دی ہے۔

لھٰذا اس تفسیر کا ایک ایسا محقق نسخہ مرتب کیا جائے جس میں ان تمام روایات، آثار و اقوال کے حوالے دیئے جائیں۔ جرح و تعدیل اور تصحیح و تضعیف کے اصولوں کے مطابق، صحیح، ضعیف اور موضوع احایث کی نشاندہی کی جائے تاکہ قارئین کو ہر ایک حدیث کی صحت اور سقم کو جاننے کے لئے متون الحدیث کی طرف رجوع نہ کرنا پڑے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

References

[1] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق، تاج العروس من جواهر القاموس، تحقیق: عبد السلام احمد وآخرین، دار الھدایۃ، سن نامعلوم، مادہ (وض ع)؛ وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، کراچی، 2001م، مادہ (وض ع)۔

Muḥammad bin ʻAbd al Razzaq, *Taj al ʻuroos,* (Dār al Hidayah).

Waḥid al Zaman Qasmi, *Al Qamuos al Waḥid*, (Lahore: Karachi: ʼedārah Islmaiyat, 2001), Madah: wauw ḍad ʻeyn

[2] الشھرزوری، عثمان بن عبد الرحمٰن، مقدمہ ابن الصلاح، مکتبۃ الفارابی، 1984م، ص58؛ السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد، التوضیح الأبھر لتذکرۃ ابن ملقن فی علم الاثر، تحقیق: عبداللہ بن محمد عبدالرحیم البخاری، مکتبہ اصول السلف، سعودیہ، 1418ھ، ص57۔

ʻUthman bin ʻAbd al Raḥman , *Muqaddimah Ibn e al ṣalaḥ,* (Al Faraby, 1984), 58

Muḥammad bin ʻAbd al Raḥman, *Al Tawḍyḥ al abhur le tadhkirat Ibn e mulaqqan fi ʻelm al athar,* (Saudia: Maktabah Uṣool al Salaf, 1418), 57

[3] ابن ملقن، عمر بن علی، المقنع فی علوم الحدیث، تحقیق: عبد اللہ بن یوسف الجدیع، دار فواز للنشر، سعودیہ، سن نامعلوم، ج1، ص232؛ ملا علی قاری، علی بن سلطان، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلحات اِھل الاثر، دار الارقم، بیروت، لبنان، سن نامعلوم، ص435۔

ʻUmar bin ʻAli, *Al Muqanneʻ fi ʻuloom al Ḥadtih* , (KSA: Dār Fawaz le al Nashar), 1:232

ʻAlibin sulṭan, *Sharaḥ Nukhbat al Fikar*, (Beirut: Dār al ʼarqam), 435

[4] البخاری، محمد بن اسمایل، الجامع الصحیح المختصر، تحقیق: محمد زھیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/1987م، کتاب العلم، باب اِثم من کذب علی النبی ﷺ، رقم: 107۔

Muḥammad bin ʼismaʻil, *Al jameʻ al ṣaḥyḥ al mukhtaṣar*, (Beirut: Dār Ṭawq al Najat, 1987), No.: 107

[5] الذہبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1419ھ/1998م، ج1، ص15۔

Muḥammad bin Aḥmad, *Tadhkirat al Ḥuffaẓ*, (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1998), 1:15

[6] غازی، محمود احمد، محاضرات حدیث، الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، 2010، ص168۔

Maḥmood Aḥmad, *Muḥaḍarat Ḥadtih*

[7] امام مسلم، مسلم بن حجاج قشیري، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سن نامعلوم، باب فی الضعفاء والکذابین ومن یرغب عن حدیثھم، رقم: 6؛ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد الشیبانی، مسند الامام اِحمد بن حنبل، تحقیق: شعیب الارنوؤط، عادل مرشد، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1421ھ/2001م، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند ابی ہریرہؓ، رقم: 8267۔

Muslim bin Ḥajjaj, *ṣaḥyḥ muslim,* (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ʻArabi), No.:6

Aḥmad bin Ḥunbal, *Musnad Aḥmad bin Ḥunbal,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 2001), No.:8267

[8] السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق: عبدالوھاب عبداللطیف، مکتبۃ الریاض الحدیثیہ، ریاض، سن نامعلوم، ج1، ص129۔

ʻAbd al Raḥman bin aby bakar, *Tardryb al rawy,* (Riyaḍ: Maktabah al Riyaḍ al Ḥadtihiyya), 1:129

[9] الرازی، فخرالدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ، ج16، ص11۔

Muḥammad bin ’umar, *Mafatyḥ al ghyb*, (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ‘Arabi , 1420), 16:11

[10] الزیلعی، عبداللہ بن یوسف بن محمد، تخریج الاحادیث والاثار الواقعہ فی تفسیر الکشاف للزمخشری، تحقیق: عبداللہ بن عبدالرحمٰن، دار ابن خزیمہ، ریاض، 1993م، ج2، ص59۔

ʻAbd allah bin yousaf , *Takhryj al aḥadtih wa al athar al waqe'ah fi tafsyr al kashshaf,* (Riyaḍ: Dār Ibn e Khuzaimah, 1993), 2:95

[11] ابن ابی حاتم، ابو عبدالرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1271ھ/ 1952م، ج2، ص214، رقم: 734۔

Abu ʻAbd al Raḥman bin Muḥammad, *Al Jaraḥ wa al ta‘dyl,* (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ‘Arabi , 1952), 2:214, No.:734

[12] العسقلانی، ابن حجر علی بن محمد، لسان المیزان، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، 1986م، ج2، ص104۔

ʻAlibin Muḥammad Ibn e Ḥajar, *Lisan al Meyzan,* (Beirut: Muassissat al aʻlmy le al maṭbo‘āt, 1986), 2:104

[13] الذہبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، تحقیق: علی محمد البجاوی، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، 1382ھ/1963م، ج1، ص580، رقم: 2202۔

Muḥammad bin Aḥmad, *Myzan al ’etidal fi naqd al rijal,* (Beirut: Dār al maʻrifa le al ṭibaʻat wa al nahsar, 1963), 1:580, No.:2202

[14] الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، مسند الشامیین، تحقیق: حمد بن عبد الحمید، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1405ھ/1984م، ج2، ص273، رقم: 1327۔ ص

Suleman bin Aḥmad, *Musnad al Shamiyyain,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 1984), 2:273, No.:1327

[15] الکنانی، ابن عراق علی بن محمد، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، تحقیق: عبدالوھاب عبداللطیف، عبداللہ محمد الصدیق الغماری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1402ھ/1981م، ج2 ص116، رقم: 100؛ العجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1988م، ج2، ص134، رقم: 2541۔

ʻAlibin Muḥammad, Ibn e ʻeraq, *Tanzyh al sharyʻah,* (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1981), 2:110, No.:100

’isma‘iel bin Muḥammad, *Kshf al Khifa’* (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1988), 2:134, No.:2541

[16]ابن عراق، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، ج2، ص116۔

Ibn e ʻeraq, *Tanzyh al shary'ah,* 2:116

[17]ابن الجوزی، جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، ادارۃ العلوم الاثریہ، فیصل آباد، پاکستان، 1401ھ/1981م، ج1، ص406، رقم: 682۔

ʻAbd al Raḥman bin ʻali, *Al 'elal al mutanahiyyah fi al aḥadith al wahiyyah,* (Pakistan: 'eDārat al 'uloom al athriyyah, Fysal ābad, 1981), 1:406, No.:682

[18]الشوکانی، محمد بن علی، الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، تحقیق: عبد الرحمٰن یحیٰی المعلی، المکتب الاسلامی، بیروت، 1407ھ/1986م، ج1، ص26، رقم: 39۔

Muḥammad bin ʻali, *Al Fawa'id al majmo'ah fi al aḥadith al mawḍo'ah,* (Beirut: Al Maktab al islamy, 1986), 1:26, No.:39

[19]ابن الجوزی، العلل المتناہیۃ، ج1، ص406، رقم: 681۔

Ibn e Jawzi, *Al 'elal al mutanahiyyah,* 1:406, No.:681

[20]الرازی، مفاتیح الغیب، ج16 ص42۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:42

[21]الہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الفوائد و منبع الزوائد، دار الفکر، بیروت، 1412ھ/1992م، کتاب فضائل الصیام، باب صیام یوم عرفہ، رقم: 5144؛ الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الصغیر، تحقیق: محمد شکور، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت، عمان، 1405ھ/1985م، ج2، ص162، رقم: 963۔

Nor al Din ʻAlibin 'aby Bakar, *Majma' al Fawa'id,* (Beirut: Dār al Beirut: Dār al Fikar, 1992), No.:5144

Suleman bin Aḥmad, *Al Mu'jam al ṣaghyr,* (Beirut: Al Maktab al islamy, 1985). 2:162, No.:963

[22]الذہبی، میزان الاعتدال، ج4، ص320، رقم: 9294۔

Al dhahby, *Meyzan al 'etidal,*4:320, No.:9294

[23]ابن عدی، ابو احمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود، علی محمد معوض، الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1418ھ/1997م، ج4، ص309، رقم: 766۔

Abu Aḥmad bin ʻAdi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,* (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1997), 4:309, No.:766

[24]ابن حبان، محمد بن حبان، المجروحین من المحدثین و الضعفاء والمتروکین، تحقیق: محمود ابراہیم زاہد، دار الوعی، حلب، 1396ھ، ج2، ص231، رقم: 906۔

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Majroḥyn min al Muḥadethyn,* (Ḥalb (Aleppo) : Dār al w'a', 1396), 2:231, No.:906

[25]الرازی، مفاتیح الغیب، ج16، ص78؛ البیہقی، احمد بن الحسین، شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر و التوضیع، ریاض، 1423ھ/2003م، ج11، ص306، رقم: 8573۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:78

Aḥmad bin al Ḥusain, *Shu'ab al 'eyman,* (Riyaḍ: Maktabah al Rushd, 2003), 11:306,

No.:8573

[26] القضاعی، محمد بن سلامہ، مسند الشہاب، تحقیق: حمدی بن عبد الحمید سلفی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1402ھ/1986م، ج1، ص350، رقم:8573۔

Muḥammad bin Salamah, *Musnad al shyhab,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 1986), 1:350, No.:8573

[27] الاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، دار الکتاب العربی، بیروت، 1405ھ/1984م، ج4، ص121۔

Aḥmad bin ʻAbd allah , *Ṭabaqat al aṣfiya',* (Beirut: Dār al kitab al 'Arabi, 1984), 4:121

[28] الفتنی، محمد طاہر بن علی، تذکرۃ الموضوعات، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، 1343ھ، ص68۔

Muḥammad Ṭahir bin ʻAli, *Tadhkirat al Mawḍu'at,* ('eDārat al ṭiba'ah al munyriyyah, 1343), 68

[29] ابن الجوزی، العلل المتناہیہ، ج2، ص30، رقم:861؛ ابن الجوزی، عبد الرحمن بن علی، الضعفاء والمتروکون، تحقیق: عبد اللہ القاضی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1406ھ، ج1، ص111، رقم:367، ابن عدی، الکامل فی ضعفاء الرجال، ج3، ص98، رقم:445؛ ابن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ج1، ص128، رقم:47۔

Ibn e Jawzi, *Al ʻelal al mutanahiyyah,* 2:30, No.: 861

ʻAbd al Raḥman bin ʻali, *Al ḍu'afa' wa al matrokon,* (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1406), 1:111, No.:367

Abu Aḥmad bin ʻAdi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,* 3:98, No.:445

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Majroḥyn min al Muḥadethyn,*1:128, No.:47

[30] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16، ص80۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb,* 16:80

[31] البیہقی، شعب الایمان، ج12، ص192، رقم:9264؛ القضاعی، مسند الشہاب، ج1، ص127، رقم:159؛ ابن الجوزی، الضعفاء والمتروکون، ج2، ص166، رقم:2255؛ ابن حبان، محمد بن حبان، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، ہند، 1393ھ/9173م، ج8، ص508، رقم:14719؛ العسقلانی، لسان المیزان، ج4، ص128، رقم:286۔

Al Bayhaqy, *Shu'ab al 'eyman,* 12:192, No.:9264

Al Qaḍa'ey, *Musnad al shehab,* 1:127, No.:159

Ibn e al Jawzi, *Al ḍu'afa wa al matrukoon,* 2:166, No.:2255

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Thiqat,* (India: Da'erah al M'arif al uthmaniyyah, 1973), 8:508, No.:14719

Al ʻasqalany, *Lesan al Meyzan,* 4:128, No.:286

[32] ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ج9، ص252، رقم:1053؛ ابن حبان، المجروحین، ج2، ص448، رقم:1175۔

Ibn e 'aby Ḥatim, *Al Jaraḥ wa al ta'dyl,* 9:252, No.:1053

Ibn e Ḥabban, *Al Majroheyn,* 2:448, No.:1175

[33] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16 ص101۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:80

[34] التوبہ: 72۔

Surah al Tawbah, 72

[35] الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الأوسط، تحقیق: طارق بن عوض اللہ، عبد المحسن بن ابراہیم، دار الحرمین، قاہرہ، 1415ھ/ 1994م، ج5، ص120، رقم: 4849۔

Suleman bin Aḥmad, *Al Mu'jam al 'awsaṭ* , (Qahirah: Dār al Ḥaramyn), 5:120, No.:4849

[36] ابن حبان، المجروحین، ج1، ص217، رقم: 190۔

Ibn e Ḥabban, *Al Majroheyn,* 1:217, No.:190

[37] ابن الجوزی، عبد الرحمٰن بن علی، الموضوعات، تحقیق: عبد الرحمٰن بن عثمان، مکتبۃ السّلفیہ، مدینہ منوّرہ، 1386ھ/1966م، ج3، ص252؛ ابن الجوزی، الضعفاء والمتروکون، ج1، ص169، رقم: 657؛ ابن عدی، الکامل فی الضعفاء، ج1، ص227، رقم: 356۔

Ibn e al Jawzi 'Abd al Raḥman bin 'ali, *Al Mawḍu'at,* (Saudia: Maktabah Al Salfiyyah, 1966), 3:252

Ibn e al Jawzi, *Al ḍu'afa wa al matrukoon,* 1:169, No.:657

Abu Aḥmad bin 'Adi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,*1:227, No.:356

[38] ملا علی قاری، نور الدین علی بن محمد، الاسرار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ، تحقیق: محمد الصباغ، دار الامانۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، سن نامعلوم، ص155، رقم: 65۔

'Alibin Muḥammad, *Al Asrar al Marfo'ah,* (Beirut: Muassissat al Beirut: Muassissat al Risalah,) 155, No.:65

[39] السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرۃ علی الألسنۃ، تحقیق: محمد عثمان، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1405ھ/1985م، ج1، ص162، رقم: 178؛ الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہ، التذکرۃ فی الأحادیث المشتہرۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1406ھ/1986م، ج1، ص70۔

Muḥammad bin 'Abd al Raḥman, *Al Mqaṣid al Ḥasanah,* (Beirut: Dār al kitab al 'Arabi, 1985), 1:162, No.:178

Muḥammad bin 'Abd allah, Al Zarkashy, *Al Tadhkirah fi al aḥadith al mushtahirah,* (Beirut: Dār al kutub al 'ilmiyyah, 19896), 1:70

[40] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (صحیح البخاری)، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/2003م، کتاب المغازی، باب علی بن ابی طالبؓ، رقم: 4094؛ امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، تحقیق: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سن نامعلوم، کتاب الزکوٰۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتھم، رقم: 2500۔

Muḥammad bin 'isma'iel, *Al jame' al ṣaḥyḥ al Bukhary* , (Beirut: Dār Ṭawq al Najah, 2003), No.:4094

Muslim bin al Ḥajjaj, *Al jame' al ṣaḥyḥ Muslim,* (Beirut: Dār 'iḥya al turath al 'Arabi), No.:2500